Tauseeq, Volume. 6, Issue. 2
ISSN (P) 2790-9271 (E) 2790-928X
DOI: https://doi.org/10.37605/tauseeq.v6i2.5

Received: 25-10-2025
Accepted: 05-12-2025
Published: 30-12-2025

یک جلدی و مختصر تواریخِ ادبِ اردو: تشریحی کتابیات

An Annotated Bibliography of the One-volume and Brief Histories of Urdu Literature

ساجد صدیق نظامی*

Abstract:

Urdu has a remarkable literary tradition, dating back to the 15th century. In addition to this, the historiography of Urdu literature also has a distinguished past. Ram Babu Saxena is considered the author of the first comprehensive and complete account of Urdu literature, published in 1927. Since then, many scholars have made significant contributions to this field. In light of this century-old tradition, we find a fascinating variety within the historiography of Urdu literature. Some historians address the entire literary tradition, while others focus on specific genres, regions, or periods in a scholarly manner.

This article presents an annotated bibliography of such literary histories, each of which briefly discusses the tradition of Urdu literature in a single volume. It also highlights the tradition of compiling bibliographies, their benefits, and their various forms.

Keywords: Urdu Literature, History, Literary History, Annotated Bibliography.

کتاب داری و کتاب شناسی کی دنیا میں کتابیات ترتیب دینے کی روایت بہت قدیم ہے۔ کتابیات نگاری کی متعدد شکلیں علمی دنیا میں موجود رہی ہیں، جن سے آج بھی استفادہ کیا جا رہا ہے۔ کتابیات کی ایک صورت تو کسی علمی کام میں استعمال ہونے والے ماٰخذ کی فہرست سازی کے طور پر سامنے آتی ہے، جسے 'مصادر'/ 'ماٰخذ'/ 'مراجع' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ دوسری جانب کسی خاص شعبہ علم سے متعلق

* اسسٹنٹ پروفیسر، ادارہ زبان و ادبیاتِ اردو، پنجاب یونیورسٹی، لاہور۔

مطبوعہ و غیر مطبوعہ مواد کی خاص انداز میں فہرست سازی بھی کتابیات نگاری میں شمار کی جاتی ہے۔ کسی خاص موضوع پر کتب کی فہرست ترتیب دینا بھی اسی طریقہ کار میں شامل ہے۔(اس حوالے سے مزید تفصیل کے لیے حاشیہ ملاحظہ کیجیے)(۱)

اہلِ اردو اس ضمن میں ' وضاحتی' اور ' تشریحی کتابیات' کی اصطلاحات سے آشنا ہیں۔ انگریزی میں اس مقصد کے لیے بالترتیب Descriptive Bibliography اور Annotated Bibliography کی اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں۔ اول الذکر صورت Descriptive Bibliography میں کسی بھی ماخذ کی اشاعتی تفصیلات مع مادی وجود کی تفصیل کے بیان کی جاتی ہیں۔ زیادہ تر یہ تفصیلات کتب خانوں میں کتاب دار حضرات ترتیب دیا کرتے ہیں، جو کیٹیلاگ کارڈ پر بھی درج کی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر:

عابدی، رضا علی۔ جانے پہچانے، کراچی، مکتبۂ دانیال، 2004ء، 257 صفحات، اردو نستعلیق، پہلا ایڈیشن، 6 س م × 9 س م، رنگین سرورق، سادہ جلد۔ ISBN: 969-419-015-0

ثانی الذکر صورت Annotated Bibliography میں نہ صرف متعلقہ ماخذ کی بنیادی اشاعتی تفاصیل دی جاتی ہیں بلکہ اس کی محتویات کا تعارف کروایا جاتا ہے اور کبھی کبھی معیار پر بھی مختصر رائے دی جاتی ہے۔ اس نوعیت کی کتابیات خاص نوعیت کے علمی کاموں میں ترتیب دی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر:

پاریکھ، ڈاکٹر رؤف (مرتب)۔ غالب اور لغت نویسی، کراچی، ادارہ یادگارِ غالب، 2025ء، 212 صفحات۔

اس کتاب میں مرزا غالب اور لغت نویسی کے تعلق پر مبنی سرکردہ اہلِ علم کے چھ مقالات جمع کیے گئے ہیں۔ ساتواں مقالہ فاضل مرتب کا لکھا ہوا ہے۔ یہ مقالات قاطعِ برہان کے قضیے، اور اس حوالے غالب کا نشانہ بننے والے مختلف افراد اور غالب کی لغت شناسی کا احاطہ کرتے ہیں۔ ان مقالہ نگاروں میں غلام رسول مہر، مالک رام، قاضی عبد الودود، شوکت سبزواری، نذیر احمد اور محمد ایوب قادری شامل ہیں۔

متذکرہ بالا امثال سے واضح ہو سکتا ہے کہ ہر دو انداز کی کتابیات میں کس نوعیت کا فرق ہے۔

یہاں اس امر کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ اردو تحقیق کی روایت میں کتابیات سازی کے حوالے سے کچھ خلطِ مبحث بھی پایا جاتا ہے۔ اہلِ اردو عام طور پر Annotated Bibliography کا ترجمہ ' وضاحتی / توضیحی کتابیات' کرتے ہیں، جو Descriptive Bibliography کا قریب ترین ترجمہ ہے۔ گوپی چند نارنگ اور مظفر حنفی کا بائیس جِلدوں پر مشتمل وضاحتی کتابیات کا منصوبہ اس کی واضح مثال ہے۔(۲) یہ منصوبہ اپنی اصل میں Annotated Bibliography ہے لیکن اسے ' وضاحتی کتابیات' کا نام دیا گیا ہے۔ دوسری جانب Annotated Bibliography کا قریب ترین ترجمہ ' تشریحی لسانیات' ہے، جو اردو میں عام طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

علمی دنیا میں کتابیات، وضاحتی کتابیات، تشریحی کتابیات کی ترتیب آوری کی ایک طویل روایت موجود ہے۔ کتابیات سازی کے مندرجہ بالا اصولوں کی روشنی میں مطبوعات کی متعدد فہارس کے ساتھ ساتھ خطی نسخوں کی قابلِ قدر فہرستیں بھی ترتیب پا چکی ہیں۔ اس نوعیت کے کاموں سے اس دائرہ کار میں کام کرنے والے محققین کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ انھیں ایک جگہ پر اپنے موضوع سے متعلق بیشتر مآخذ کا علم ہو جاتا ہے اور ان کا خاصا وقت بچ رہتا ہے۔ تشریحی کتابیات کی صورت میں محققین کو متعلقہ ماخذ کی قدر و قیمت سے متعلق بھی اندازہ ہو جاتا ہے۔(۳) اردو تحقیق کا دامن بھی اس قیمتی سرمایے سے خالی نہیں۔ مطبوعات و مخطوطات کی اس نوعیت کی فہارس کے ساتھ ساتھ کسی شخصیت، کسی خاص موضوع، کسی خاص عہد، کسی خاص رجحان یا ایسی ہی کسی نوعیت کے موضوع کو منتخب کر کے اس سے متعلق ممکنہ حد تک جملہ مآخذ کی فہرست سازی کی روایت بھی موجود ہے۔ (مزید تفصیل کے لیے حواشی ملاحظہ کیجیے) (۴) البتہ یہ امر محلِ نظر ہے کہ اردو ادب کی تواریخ کی اس نوعیت کی جامع تشریحی کتابیات اب تک ترتیب نہیں پا سکی ہے۔

اردو ادب کی تاریخ کو منضبط کرنے کی کوششیں انیسویں صدی کے اواخر میں ہی دیکھی جا سکتی ہیں۔ گو کہ اس نوعیت کی کوششوں کو باقاعدہ تاریخ ادب قرار نہیں دیا جا سکتا لیکن ایسے مصنفین کے ہاں نیم مؤرخانہ شعور ضرور دکھائی دیتا ہے۔ اس حوالے سے آبِ حیات (اشاعتِ اول:1880ء) کو اس نوعیت کا پہلا سنگِ میل قرار دیا جا سکتا ہے۔ کافی عرصے بعد 1927ء میں انگریزی زبان میں History of the Urdu Literature مصنفہ رام بابو سکسینہ سامنے آتی ہے۔ یہ اردو کی پہلی باقاعدہ تاریخ ادب کہلوانے کی پوری طرح سزاوار ہے۔ اس کے بعد سے ہمارے سامنے اردو ادب کی تاریخ نویسی کی ایک طویل روایت کی داغ بیل پڑتی نظر آتی ہے۔ اس روایت کے متعدد حصے کیے جا سکتے ہیں۔ سب سے نمایاں حصہ ان تواریخ ادب پر مشتمل ہے جو مبسوط انداز میں جامع طور پر متعدد جلدوں میں تحریر کی گئی ہیں۔ اس حصے کے بھی دو زمرے کیے جا سکتے ہیں۔ پہلے زمرے میں وہ تواریخ شامل ہیں جو کسی فردِ واحد کی کاوش و کوشش کا نتیجہ ہیں اور تفصیل کے

ساتھ اپنے موضوع سے انصاف کرتی ہیں۔ دوسرے زمرے میں وہ تواریخ شامل کی جاسکتی ہیں جو اجتماعی منصوبوں کی صورت میں مرتب کی گئی ہیں۔

متذکرہ بالا تواریخ کے پہلو بہ پہلو اردو ادب کی تواریخ کا ایک قابلِ قدر زمرہ ان تواریخ کا ہے جو اردو ادب کی روایت کا مکمل جائزہ لیتی ہیں اور ایک ہی جلد میں مکمل کرلی گئی ہیں۔ ایسی تواریخ تعداد میں خاصی زیادہ ہیں۔ چند ایک تواریخ معیاری انداز میں قدرے مفصل طور پر ادبی روایت کا احاطہ کرتی ہیں جبکہ کچھ تواریخ طلبا کی نصابی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے لکھی گئی ہیں۔ اسی زمرے میں وہ تواریخ ادب بھی محسوب ہوتی ہیں جو ہیں تو اردو ادب کی تواریخ لیکن اردو کے علاوہ کسی اور زبان میں تصنیف کی گئی ہیں۔

اردو میں ادبی تاریخ نویسی کے نظریاتی مباحث پر چند ایک کتب ترتیب دی گئی ہیں لیکن اردو میں ادبی تاریخ نویسی کی روایت کے جائزے کا کوئی باقاعدہ سلسلہ موجود نہیں ہے۔ اس ضمن میں گیان چند جین کی اردو کی ادبی تاریخیں ہی ہمدست ہوتی ہے۔ راقم ان دنوں ایک تحقیقی منصوبے پر کام کر رہا ہے جس کے تحت اردو ادب کی تواریخ کی تشریحی کتابیات ترتیب دی جارہی ہے۔ اس منصوبے کے تحت ادبی تاریخ نویسی کی جملہ متنوع کاوشوں کو زیرِ ترتیب لایا جائے گا۔ ان متنوع کاوشوں کی تعداد کو دیکھتے ہوئے اور موضوع کے پھیلاؤ کے مد نظر ان تواریخ کی مختلف انداز میں درجہ بندی کی گئی ہے۔ ایک نمایاں زمرہ اردو ادب کی یک جلدی تواریخ کی تشریحی کتابیات پر مشتمل ہے۔ اس کتابیات کو مصنفین کے اسما کی الف بائی ترتیب کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے۔

ذیل میں تواریخ ادب اردو کے متذکرہ بالا زمرے میں شامل تواریخ کی تشریحی کتابیات کا ایک نمونہ ترتیب دیا جارہا ہے۔ اہلِ علم اس میں بہتری کے لیے تجاویز بھی دے سکتے ہیں تاکہ یہ کام احسن انداز میں مکمل ہوسکے۔

تشریحی کتابیات

اردو ادب کی یک جلدی جامع/مفصل/مختصر تواریخ

ابوبکر رضوی

امکان (مختصر تاریخ ادب اردو)

(نئی دہلی: ادارہ فکر جدید، ۲۰۰۵ء) اشاعت دوم، ۳۲۶ص

فاضل مصنف نے جدّت برتتے ہوئے زیرِ نظر تاریخ کا نام عام روش سے ہٹ کر رکھا ہے گو کہ ذیلی عنوان میں مختصر تاریخ ادب کی وضاحت بھی کر دی ہے۔ نیز یہ تاریخ طلبا کی نصابی ضروریات پوری کرنے کے لیے لکھی گئی ہے۔اس کتاب کا پہلا ایڈیشن 1999ء میں اسی ادارے سے شائع ہوا۔ زیرِ نظر ایڈیشن میں خاص تبدیلیاں نہیں کی گئیں۔البتہ نستعلیق کتابت کو مشینی نستعلیق کتابت میں بدل دیا گیا ہے۔

مصنف نے اصناف وار تاریخ بیان کرنے کو ترجیح دی ہے اور غزل، مثنوی، قصیدہ، مرثیہ، نظمِ جدید، داستان، ناول، مختصر افسانہ، ڈراما، مکاتیب، مقالات، انشائیہ، خاکہ، تنقید؛ کی اصناف میں اہم اہم تخلیق کاروں کی خدمات کو اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔اقبال کو علیحدہ سے جگہ دی گئی ہے۔اردو زبان کی تاریخ کے حوالے سے بھی ایک حصہ قائم کیا گیا ہے۔

اعجاز حسین،ڈاکٹر سید

محمد عقیل،ڈاکٹر (ترمیم و اضافے)

مختصر تاریخِ ادبِ اردو

(الٰہ آباد: جاوید پبلشرس،1984ء)565ص

زیرِ نظر تاریخ پہلی مرتبہ 1934ء میں شائع ہوئی تھی اور اس کے مصنف سید اعجاز حسین تھے۔یک جلدی مختصر تاریخ ادب کے طور پر یہ تاریخ بہت مقبول ہوئی۔اسے بنیادی طور پر طلبا ہی کے لیے لکھا گیا تھا۔قریب تیس برس بعد 1964ء میں انھوں نے ڈاکٹر محمد عقیل اور سید احتشام حسین کی معاونت سے اس تاریخ پر نظرِ ثانی کر کے دوبارہ شائع کروایا۔1984ء میں ایک مرتبہ پھر اس کو نظرِ ثالث کے عمل سے گزارا گیا۔سید اعجاز حسین تب تک وفات پا چکے تھے۔لہٰذا یہ کام ڈاکٹر محمد عقیل نے کیا۔انھوں نے کتاب کے بنیادی خاکے کو زیادہ تبدیل نہیں کیا۔البتہ معلومات اور تنقیدی آرا میں کافی سرمایہ بہم پہنچایا۔یوں یہ مختصر تاریخ ادب سید اعجاز حسین اور محمد عقیل دونوں کے نام سے جانی جاتی ہے۔زیرِ نظر مطالعے میں اس کے 1984ء والے ایڈیشن کو ہی مدِّ نظر رکھا گیا ہے۔ مصنف نے نظم اور نثر کی ادبی روایات کا جائزہ جدا جدا حصوں میں لیا ہے۔

حصہ نظم میں گیارہ ابواب قائم کیے گئے ہیں۔ ہر باب کے اختتام پر اس باب میں زیرِ بحث عہد کی مجموعی خصوصیات کا بالالتزام ذکر کیا گیا ہے۔پہلے باب میں اردو زبان کے آغاز و ارتقا کے ساتھ ساتھ جنوبی ہند کی شعری روایت کا بھی احاطہ کیا گیا ہے۔دوسرا باب شمالی ہند کے ابتدائی شعرا سے اعتنا کرتا ہے۔ تیسرا باب حاتم، فغاں اور مظہر کے تذکرے پر مشتمل ہے۔چوتھے باب میں دورِ زرّیں کے شعرا آ گئے ہیں۔اگلا باب جرات، مصحفی اور انشا سے متعلق ہے۔چھٹا باب نظیر اکبر آبادی کے تذکرے کے لیے مختص ہے۔ساتویں باب میں انیسویں صدی کے

نصف اول کی دہلی اور لکھنؤ کے سر برآوردہ شعرا کا تذکرہ ایک ساتھ آگیا ہے۔آٹھواں باب اسی صدی کے نصف آخر کے غزل گو شعرا سے متعلق ہے۔نویں باب میں مرثیے کی روایت بیان ہوئی ہے۔دسویں اور گیارھویں باب میں بالترتیب نظم کے دورِ جدید اور معاصر شعرا کا تذکرہ شامل ہے۔مؤخر الذکر باب شعرا کی کثرت کے سبب خاصا طول کھینچ گیا ہے۔

حصہ نثر میں 9 ابواب قائم کیے گئے ہیں۔پہلا باب فورٹ ولیم کالج کی نثر سے متعلق ہے۔دوسرا باب بیسویں صدی میں کلاسیکی اردو نثری روایت سے اعتنا کرتا ہے۔تیسرے باب میں دہلی کالج اور سرسید ورفقا کی نثر کا جائزہ لیا گیا ہے۔چوتھا باب ناول اور مختصر افسانے کی مجموعی روایت کے لیے مختص ہے۔ڈراما کا ذکر بھی اسی باب میں آگیا ہے۔پانچویں باب میں مقالات نگاری اور اردو صحافت کا احاطہ کیا گیا ہے۔چھٹا باب طنز ومزاح، ساتواں تنقید اور آٹھواں باب تحقیق کی روایت کا جائزہ فراہم کرتا ہے۔آخری باب، حرفِ آخر فراہم کرتا ہے۔اس باب میں اس تاریخ کی اشاعت کے معاصر دور کے اہم نقاد حضرات، شعرا اور دیگر نمایاں ادبی شخصیات کے کارناموں سے اعتنا کیا گیا ہے۔

اختتام پر اشاریے اور کتابیات کا اہتمام نہیں ملتا۔

انور سدید،ڈاکٹر

اردو ادب کی مختصر تاریخ

(اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان،1989ء)722ص

ڈاکٹر انور سدید کی تحریر کردہ یہ مختصر تاریخِ ادبِ اردو پہلی مرتبہ 1989ء میں سامنے آئی۔اس کے بعد اس تاریخ متعدد طباعتیں سامنے آچکی ہیں۔فاضل مؤلف نے قدرے ضخامت کی جانب مائل اس تاریخِ ادب کو مختصر تاریخ کا ہی عنوان دیا ہے۔تاریخ کو حصہ نظم اور نثر میں تقسیم نہیں کیا گیا بلکہ دونوں روایتوں کا سفر متوازی بیان ہوا ہے۔فاضل مؤلف نے اس تاریخ کو تیرہ ابواب میں تقسیم کیا ہے۔

پہلا باب اردو زبان کی ابتدا سے متعلق مختلف خیالات سے بحث کرتا ہے۔اسی باب میں رسمِ خط، قدیم اصناف اور چند ایک موضوعات سمیٹ لیے گئے ہیں۔دوسرا باب اردو زبان کی ترقی میں مشائخ اور صوفیا کی خدمات کا جائزہ لیتا ہے۔تیسرا باب شمالی ہند میں اردو شاعری کی ابتدا؛چوتھا باب دکن میں اردو کی روایت جبکہ پانچواں باب اٹھارھویں صدی میں دہلی کی شعری روایت سے بحث کرتا ہے۔شمالی ہند کی نثر کا جائزہ بھی اسی باب کا حصہ ہے۔چھٹا باب لکھنوی شاعری اور نثر کی مکمل روایت سے متعلق ہے۔ساتواں باب نظیر اکبر آبادی کے لیے مختص ہے۔آٹھویں باب میں فورٹ ولیم کالج اور دہلی کالج کی اردو نثر سے اعتنا کیا گیا ہے۔نواں باب غالب کے عہد یعنی انیسویں صدی کی دہلوی شعری روایت سے بحث کرتا ہے۔نثر کے مختلف جائزے (صحافت، دینی ادب، مکتوبات، سفر نامہ، تذکرے) بھی اسی باب میں شامل کیے گئے ہیں۔دسواں باب سرسید احمد خان سے معنون ہے۔ایک طرح سے یہ باب انیسویں صدی کی آخری تین دہائیوں کی ادبی

روایت کا احاطہ کرتا ہے۔ اسی زمانے میں لاہور میں ہونے والی ادبی سرگرمیاں بھی اس باب کا حصہ ہیں۔ اس عہد کے غزل گو، نظم نگار، ڈراما نویس، ناول نگار، صحافی، طنزیہ ومزاحیہ قلم کار بھی اس باب میں شامل ہیں۔

گیارھواں باب اقبال کے عہد سے منسوب ہے۔ پچھلے باب کی طرح یہ باب بھی بیسویں صدی کی اولین تین چار دہائیوں کی ادبی روایت کے جائزے پر مشتمل ہے جس میں غزل، نظم، رومانی نثر، مرثیہ، افسانہ، ناول، تنقید، تحقیق، سوانح، خودنوشت، مکاتیب، سفرنامے، ڈراما، صحافت، طنزومزاح، دینی ادب کے جائزے شامل ہیں۔ بارھواں باب اردو ادب کی جدید تحریکوں سے متعلق ہے۔ اس باب میں رومانی تحریک، ترقی پسند تحریک، حلقہ ارباب ذوق سے اعتنا کیا گیا ہے۔ تیرھویں باب میں 1947ء کے بعد کے جدید اردو ادب کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ یہ خاصا طویل باب ہے جو دو سو صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ ناول، افسانہ، آزاد نظم، نثری نظم، غزل، اینٹی غزل، گیت، دوہا، دینی ادب، انشائیہ، طنزومزاح، سفرنامہ، سوانح، خودنوشت، خاکہ، ڈراما، مکاتیب، تحقیق وتنقید، ادبی تاریخ؛ سبھی اصناف کی روایت سے بحث کی گئی ہے۔

اختتام پر دو صفحات کا اختتامیہ ہے اور مآخذ کی طویل فہرست بھی شامل کی گئی ہے۔

باقر، آغا محمد

تاریخ نظم ونثر اردو

(لاہور: شیخ فرمان علی اینڈ سنز، 1938ء)، طبع دوم، 316ص

یہ تاریخِ ادب بنیادی طور پر آغا محمد باقر کی ذاتی کاوش نہیں ہے بلکہ رام بابو سکسینہ کی تاریخِ ادب کا اردو خلاصہ ہے۔ البتہ آغا باقر کہیں کہیں حواشی کی صورت میں اپنی تحقیقات سے آگاہ کرتے گئے ہیں۔ ان حواشی کو بھی زیادہ تر آبِ حیات کے دفاع کی خاطر ترتیب دیا گیا ہے۔ فاضل مترجم ومؤلف نے یہ کام شیخ فرمان علی کی فرمائش پر کیا تھا جن کا مطمحِ نظر یہ تھا کہ طلبا کے نصابی میں معاونت کے لیے تاریخِ ادب کی ایک اچھی کتاب تیار ہو جائے۔ لہٰذا اس تاریخ کا خاکہ وہی ہے جو سکسینہ کی تاریخ کا ہے۔ پہلے شاعری کی روایت سے اعتنا کیا گیا ہے۔ اردو نثر کو جدا حصے کی صورت میں دیکھا گیا ہے۔ پہلے حصے میں چودہ ابواب ہیں جبکہ دوسرے حصے میں پانچ ابواب شامل ہیں۔

بیلی، ٹی۔ گراہم

سید محمد عصیم (مترجم ومرتب)

اردو ادب کی تاریخ مع حواشی وتعلیقات

(دہلی: تاج پرنٹرس، 1996ء)208ص

1928ء میں گراہم بیلی کی انگریزی میں اردو ادب کی مختصر تاریخ سامنے آئی۔ کئی اعتبار سے یہ بہت سراہی گئی۔ ایک طویل عرصے تک اس کا کوئی ایڈیشن چھپا نہ اس کا اردو ترجمہ ہو سکا۔ سید محمد عصیم نے اسے اردو میں منتقل کیا اور حواشی و تعلیقات بھی ایزاد کیے۔ ذیل میں اسی ترجمے کا مختصر تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔ فاضل مترجم نے ترجمے کے دوران خاکے میں کوئی تبدیلی نہیں کی البتہ پاورقی حواشی کا اندراج ضرور کرتے گئے ہیں۔ ترجمے سے قبل کتاب کا مفصل تعارف پیش کیا گیا ہے۔ اختتام پر مصنف کے درج کردہ مآخذ کے ساتھ ساتھ حواشی و تعلیقات لکھنے میں معاون کتب و جرائد کی فہرست بھی شامل کر دی گئی ہے۔

جنیدی، عظیم الحق

اردو ادب کی تاریخ

(علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاؤس، 1978ء) اشاعت سوم، ۲۸۸ص

اگرچہ اس تاریخ کے عنوان میں مختصر کا لفظ شامل نہیں ہے لیکن اصل میں یہ کتاب نہایت اختصار کے ساتھ اردو کی ادبی تاریخ سے اعتنا کرتی ہے۔ چھوٹی تقطیع کے قریب تین سو صفحات کی ضخامت میں از حد اختصار سے ہی کام لیا جا سکتا ہے۔ یوں بھی ترتیب و اشاعت کے دوران فاضل مرتب اور ناشر نے طلبا کی نصابی ضروریات کو مد نظر رکھا ہے۔ تاریخ کی ابتدا میں ہندوستان میں آریائی زبانوں کا ایک خاکہ مرتب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بعد ازاں اردو زبان کے لسانی ارتقا کی جانب مختصر اشارے کیے گئے ہیں اور جدید اردو ادب کے سیاسی و سماجی پس منظر پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

تاریخ ادبِ اردو کے مباحث کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے: حصہ نظم اور حصہ نثر۔ حصہ نظم میں سترہ ابواب ہیں۔ پہلا باب اصنافِ سخن کے تعارف پر مبنی ہے۔ دوسرا باب اردو شاعری کے نمایاں دبستانوں کے مطالعے پر مبنی ہے۔ تیسرے باب سے پندرھویں باب تک اردو شاعری کے مختلف ادوار / اہم شخصیات کا مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ سولھواں باب گیت اور سترھواں پیروڈی (تحریف) کو روایت کو الگ سے بیان کرتا ہے۔

حصہ نثر میں بارہ ابواب ہیں۔ پہلا باب اردو نثر کی رفتار کے مجموعی جائزے پر مشتمل ہے۔ دوسرے سے گیارھویں باب میں اردو نثر کے تمام اہم سنگ میل بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان ابواب مین فورٹ ولیم کالج، دہلی کالج، لکھنوی نثر، ناول، افسانہ، طنز و مزاح، صحافت، ڈراما، مضمون، تنقید، تحقیق و تدوین؛ سب کو سمیٹ لیا گیا ہے۔ بارھواں اور آخری باب رپورتاژ کے خصوصی مطالعے پر مبنی ہے۔

چراغ علی حقیر، محمد

اردو کی ادبی تاریخ کا خلاصہ بطرز سوال و جواب

(حیدر آباد: ادارہ شروحاتِ درسی کتب، 1959ء)

یہ کتاب پہلی مرتبہ 1958ء میں شائع ہوئی۔اس کی تحریر کا مقصد طلبا کی نصابی ضروریات کے لیے تاریخِ ادب تیار کرنا تھا۔گیان چند جین نے بیان کیا ہے کہ یہ کتاب بنیادی طور پر عبد القادر سروری کی اردو کی ادبی تاریخ کا خلاصہ ہی ہے۔ابواب کے عنوانات، تعداد اور ترتیب بھی وہی ہے جو سروری صاحب کی کتاب میں ہے۔(ادبی تاریخیں، ص884)

حسن اختر، ملک

تاریخِ ادبِ اردو

(لاہور: یونیورسٹی بک ایجنسی، 1979ء)1212ص

اردو ادب کی یک جلدی تواریخ میں اتنی ضخامت کی تواریخ کم ملتی ہیں۔حسن اختر ملک نے اس تاریخ میں چار ادوار قائم کیے ہیں اور ان ادوار کو 34 ابواب میں تقسیم کیا ہے۔فاضل مؤلف نے نظم اور نثر کے مطالعے کو جدا نہیں کیا بلکہ باہم متوازی لے کر چلے ہیں۔ان ادوار کی تفصیل یوں ہے۔پہلا دور: ابتدا سے 1719ء تک؛ دوسرا دور: 1719ء سے 1857ء تک؛ تیسرا دور: 1857ء سے 1936ء تک؛ چوتھا دور: 1936ء سے 1977ء تک۔ذیل میں ان ادوار کی بنیاد پر ترتیب دیے گئے ابواب کی مختصر وضاحت دی جا رہی ہے۔

پہلا باب اردو زبان کی ابتدا اور اردو زبان کے مختلف ناموں کا احاطہ کرتا ہے۔دوسرا باب شمالی ہند میں اردو کے عنوان سے ہے۔تیسرے اور چوتھے باب میں گجرات، بہمنی دور اور دکن کی ادبی روایت بیان ہوئی ہے۔پانچویں سے نویں باب میں اٹھارھویں صدی میں دہلی کی شعری روایت کا تذکرہ ہے۔دسواں باب نظیر اکبر آبادی سے معنون ہے۔گیارھویں باب میں انیسویں صدی کے نصف اول میں دہلی کی شعری روایت کا احاطہ کیا گیا ہے۔12 سے 15 تک ابواب لکھنؤ کی شعری روایت سے متعلق ہیں۔مرثیے کا ذکر بھی انھی میں آگیا ہے۔ابواب سولہ تا انیس میں دوسرے دور میں اردو نثر کا مطالعہ کیا گیا ہے۔

بیسویں باب سے تیسرے دور کا آغاز ہوتا ہے۔اکیسویں باب میں انیسویں صدی کے اواخر کے غزل گو شعرا، بائیسویں باب میں بیسویں صدی کے اوائل کے غزل گو شعرا جبکہ تئیسویں باب میں اسی دورانیے کے نئے نظم نگاروں کا جائزہ لیا گیا ہے۔چوبیسواں باب سرسید اور ان کے رفقا کی نثر کے جائزے پر مشتمل ہے۔پچیسواں باب رومانوی تحریک کے قلم کاروں سے بحث کرتا ہے۔چھبیسویں باب میں اردو میں افسانہ اور ناول کے آغاز کے فکشن نگاروں کا تذکرہ ہے۔ستائیسویں باب سے بیسویں صدی کے ادب کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔اس باب میں طنز و مزاح اور بعد ازاں ڈراما نویسی کی روایت کا جائزہ لیا گیا ہے۔اٹھائیسواں باب تنقید و تحقیق اور صحافت کی روایت سے بحث کرتا ہے۔انتیسویں باب سے چوتھے دور کا آغاز ہوتا ہے۔تیسویں باب میں 1977ء تک کے شعرا کا جائزہ قلم بند کیا گیا ہے اور اس باب کو تین حصوں

میں تقسیم کیا گیاہے۔اسی طرح اکتیسواں باب ناول اورافسانے کی روایت کے جائزے پر مشتمل ہے۔تاریخ کے آخری تین ابواب بالترتیب، تنقید و تحقیق؛طنز ومزاح، خاکہ نگاری؛ڈراما، صحافت کا جائزہ لیا گیاہے۔

اختتام پر کسی قسم کااشاریہ یافہرستِ مآخذ موجود نہیں ہے۔

دتاسی، گارساں
لیلیان سیکستین نازرو(مترجم)
معین الدین عقیل(مرتب)

تاریخِ ادبیاتِ اردو

مترجم:لیلیان سیکستن نازرو، مرتب:ڈاکٹر معین الدین عقیل

(کراچی:پاکستان اسٹڈی سینٹر، فروری 2015ء)945ص

اس تاریخِ ادب کے مصنف گارساں دتاسی ہیں، جن کا نام اہلِ اردو کے لیے تعارف کا محتاج نہیں ہے۔دتاسی نے انیسویں صدی کے وسط کے زمانے میں فرانسیسی زبان میں اردو ادب کی تاریخ ترتیب دینے کا منصوبہ تین جلدوں میں مکمل کیا۔اسے معروف معنوں میں تاریخ نہیں کہنا چاہیے البتہ یہ تذکروں کی ایک توسیع سمجھی جاسکتی ہے۔جس میں الفبائی ترتیب کے ساتھ شعرا و مصنفین کے حالات اور تصانیف کا ذکر کیا گیاہے۔

اس تاریخ کو1960ء میں ایک فرانسیسی خاتون لیلیان سکستین نازرو نے براہِ راست فرانسیسی سے ترجمہ کیااور کراچی یونیورسٹی، کراچی میں ڈاکٹرابواللیث صدیقی کی نگرانی میں پی ایچ۔ڈی،اردو کی سند حاصل کرنے کے لیے پیش کیا۔سند کے حصول کے بعد یہ ترجمہ شائع نہ ہو سکااور کتب خانے کی زینت بنارہا۔تاآنکہ 2015ء میں ڈاکٹر معین الدین عقیل نے اسے ترتیب دے کر اور آغاز میں مفصل تعارف لکھ کر شائع کروادیا۔

فرانسیسی زبان میں اس کا نام Histoire de la Littérature Hindouie et Hindoustanie رکھا گیا تھا۔ زیرِ نظر ترجمہ تاریخ ادبیات اردو کے نام سے کیا گیاہے۔اصولاًاسے تاریخ ادب ہندی وہندوستانی ہوناچاہیے تھا۔کتاب کے آغاز میں مصنف کا مفصل دیباچہ ہے جس میں اردو زبان کی پیدائش اور ارتقا کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے متنوع ثقافتی منظر نامے پر بھی اظہارِ خیال کیا گیاہے۔نیز اردو میں رائج اصنافِ سخن کا تعارف بھی دیباچے کا حصہ ہے۔ساتھ ساتھ مصنف نے اس تاریخ کی تیاری میں معاون مآخذ کی فہرست بھی دی ہے۔ دیباچے کے بعد تقریباً تین ہزار دو سو شعرا و مصنفین کا تعارف اوران کی تصانیف کا تذکرہ ملتاہے۔بہت سے مصنفین ایسے ہیں جن کا تعارف

مین ایک یا دوسطری ہے۔ایسے مصنفین بھی ہیں جن کا تعارف متعدد صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ نیز اس تاریخ سے بنیادی نوعیت کی کئی ایک معلومات ایسی ہمدست ہوتی ہیں، جو کسی اور جگہ سے ملنا مشکل ہیں۔

درد نکودری، نوہریارام

تاریخِ ادبِ اردو

(دہلی: مشورہ بک ڈپو، سن ندارد)

اس تاریخ ادب کو مختصر تواریخ کی ذیل میں رکھا جانا چاہیے کیونکہ اس کی ضخامت دو سو صفحات کے لگ بھگ ہے۔ محتویاتِ کتاب کو ابواب میں تقسیم نہیں کیا گیا۔ موضوعات کے اعتبار سے مباحث ترتیب دیے گئے ہیں۔اس عمل میں بھی اختیار کا حق زیادہ استعمال کیا گیا ہے۔ پہلے شعری روایت کا جائزہ ہے اور بعد میں نثری روایت کا۔ شعری روایت کے حصے میں کہیں اصناف وار، کہیں موضوعات اور کہیں مختلف خطوں کے اعتبار سے جائزے قلم بند کیے گئے ہیں۔ نثری روایت کا جائزہ بھی انھی خطوط پر لیا گیا ہے۔

زکریا، خواجہ محمد (مدیر عمومی)

مختصر تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان وہند، اردو ادب (آغاز تا بیسویں صدی)

(لاہور: پنجاب یونیورسٹی پریس، 2016ء) 1100ص

اوپر کی سطور میں اردو ادب کی تاریخ کو مرتب کرنے کی اجتماعی کاوشوں میں پنجاب یونیورسٹی، لاہور کی تاریخِ ادبیات کی دو اشاعتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ 2010ء کی دہائی کے وسط میں جب نظرِ ثانی کا منصوبہ مکمل ہو گیا تو اس منصوبے کے مدیرِ عمومی خواجہ محمد زکریا نے چھ مجلّدات کو ایک ہی جلد میں مختصر انداز میں پیش کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس تسلسل میں 2016ء میں بہت حد تک جامع اور ضروری تفاصیل سے مملو یک جلدی تاریخِ ادب اردو سامنے آئی۔ بنیادی طور پر اس یک جلدی تاریخ کا مواد، چھ جلدی تاریخ کا اختصار ہی تھا۔ لیکن یہ محض اختصار نہیں ہے، جہاں ضرورت محسوس ہوئی، ابواب کے باہم ارتباط کو یقینی بنایا گیا۔ تنقیدی آرا کا حصہ کچھ مختصر کر دیا گیا۔ اقتباسات اور شعری مثالیں بھی کم کر دی گئیں۔

اس یک جلدی تاریخ میں اکتیس ابواب قائم کیے گئے ہیں۔ پہلا باب سیاسی، سماجی، تہذیبی پس منظر کے بیان پر مشتمل ہے۔ یہ باب 712ء سے لے کر 2000ء تک کے دور کا احاطہ کرتا ہے۔ دوسرا باب اردو زبان کی ابتدا سے متعلق مختلف نظریات کے جائزے پر مبنی ہے۔ تیسرے باب میں اصنافِ ادب کے تنوع کا ذکر کیا گیا ہے۔ چوتھے اور پانچویں باب میں گجرات اور دکن میں اردو ادب کی روایت کا جائزہ آگیا ہے۔ چھٹے باب میں شمالی ہند میں اردو شاعری کے آغاز اور ایہام گو شعرا کا تذکرہ ہے۔ ساتواں باب اٹھارھویں صدی میں دہلی کی شعری

روایت کا احاطہ کرتا ہے۔ آٹھواں باب نظیر اکبر آبادی سے متعلق ہے۔ نواں باب لکھنؤ میں شعری روایت جبکہ دسواں باب لکھنؤ میں مرثیہ نگاری کی روایت کا احاطہ کرتا ہے۔ گیارھویں باب میں دہلی اور لکھنؤ کے علاوہ دیگر ادبی مراکز کی روایت کا بیان ہے۔ بارھواں باب شمالی ہند میں اردو نثر کے ڈیڑھ سو سالہ سفر کو بیان کرتا ہے۔ تیرھویں باب میں انیسویں صدی میں دہلی کی شعری روایت سے اعتنا کیا گیا ہے۔ اگلا باب انیسویں صدی کے اواخر کی شعری روایت کا احاطہ کرتا ہے۔ پندرھواں باب سر سید اور ان کے معاصرین کی نثر کے جائزے پر مشتمل ہے۔ سولھویں باب میں انیسویں صدی میں اردو ناول کی روایت کا تذکرہ ہے۔ سترھواں باب نظم نگاری کے آغاز کی روایت کا احاطہ کرتا ہے۔ اٹھارھواں باب علامہ اقبال کے تذکرے پر مشتمل ہے۔ انیسویں باب میں پابند نظم کے پھیلاؤ کو بیان کیا گیا ہے۔ بیسواں باب اردو نظم میں نئے رجحانات سے بحث کرتا ہے۔ اکیسویں باب میں غزل گوئی کی روایت بیان ہوئی ہے۔ اگلے باب میں بیسویں صدی کے اواخر کی شعری روایت کا تذکرہ ہے۔ تئیسواں اور چوبیسواں باب افسانوی ادب کی روایت پر مشتمل ہے۔ پچیسواں باب ڈراما، چھبیسواں طنز و مزاح، ستائیسواں شخصیت نگاری، اٹھائیسواں دیگر اصنافِ نثر، انتیسواں مذہبی شاعری سے اعتنا کرتا ہے۔ تیسویں باب میں تحقیق و تنقید کی روایت بیان ہوئی ہے۔ آخری باب میں 1947ء کے بعد ہندوستان میں اردو ادب کے پھیلاؤ اور رفتار کا تذکرہ ہے۔

اختتام پر محض شخصیات کا اشاریہ بھی ایزاد کیا گیا ہے۔

زکریا، خواجہ محمد (مدیر عمومی)

تاریخ ادبیات اردو

(لاہور: پنجاب یونیورسٹی پریس، 2021ء)589ص

(لاہور: مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، 2023ء)

اوپر کی سطور میں پنجاب یونیورسٹی، لاہور کی تاریخ ادبیات کی اشاعت اول و دوم کا ذکر ہو چکا ہے۔ نیز دوسری اشاعت کی یک جلدی تلخیص کا تعارف بھی دیا جا چکا ہے۔ اس یک جلدی تلخیص پر موصول ہونے والی مثبت آرا اور اس کی افادیت کو دیکھتے ہوئے اور خاص کر طلبا کے استفادے کو اسے مزید تلخیص کے عمل سے گزارا گیا۔ زیرِ نظر تاریخ اس یک جلدی تلخیص کا بھی ملخص ہے۔ لیکن موجود اشاعت کے لیے اس کا نام تبدیل کر کے زیادہ مانوس بنا دیا گیا۔ بنیادی خاکے اور مواد میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ مختصر تاریخ ادبیات میں اکتیس ابواب تھے، اس تاریخ میں ان کی تعداد ستائیس ہے۔ ابواب کی ترتیب وہی ہے۔ تنقیدی آرا، سوانحی حالات اور امثال و اقتباسات کو مختصر تر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس اشاعت میں مختصر تاریخ ادبیات میں شامل دوسرا (اردو زبان کی ابتدا کے چند معروف نظریات)، تیسرا (اصنافِ ادب

کا تنوع)، گیارھواں (شاعری کے دیگر مراکز) اور تیسواں باب (تحقیق و تنقید) حذف کر دیا گیا ہے۔ اختتام پر صرف شخصیات کا اشاریہ ایزاد کیا گیا ہے۔

یہ تاریخ اسی نام سے اسی صورت میں (سرورق کی تبدیلی کے ساتھ) مدیرِ عمومی کی اجازت کے ساتھ مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، لاہور سے بھی شائع ہو چکی ہے۔

زور، محی الدین قادری

تاریخِ ادبِ اردو

(حیدر آباد: ادارۂ ادبیاتِ اردو، 1940ء) 176ص

ادارۂ ادبیاتِ اردو، حیدر آباد دکن نے 1930ء کی دہائی میں ایک اشاعتی منصوبہ ترتیب دیا جس کے تحت مختلف زبانوں (انگریزی، عربی، فارسی، ہندی) کے ادب کی تواریخ لکھوانا تھیں۔ اردو ادب کی تاریخ بھی اس منصوبے میں شامل تھی۔ یہ کام ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور نے اپنے ذمے لیا اور ادبیاتِ اردو کی تاریخ کی ایک ضخیم جلد تیار کر لی۔ اس کی طباعت میں تعویق کے آثار تھے۔ دریں اثنا انھوں نے اختصار کے ساتھ ایک الگ تاریخ ادب مرتب کر ڈالی تاکہ جلد شائع ہو سکے۔

فاضل مؤلف نے اس تاریخ کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر حصے میں چند ایک ذیلی ابواب قائم کیے ہیں۔ پہلا حصہ اردو زبان کی تاریخ اور دکن میں اردو کی ادبی روایت سے بحث کرتا ہے۔ دوسرا حصہ اٹھارھویں اور انیسویں صدی کے ادب کے جائزے پر مشتمل ہے۔ اس حصے میں شمالی ہند میں اردو ادب کا آغاز، دہلی اور لکھنؤ کی ادبی روایات، دکن میں اردو ادب کا احیا، دہلی کالج، اردو نثر جیسے موضوعات آ گئے ہیں۔ تیسرا حصہ جدید دور یعنی بیسویں صدی کے لیے مختص کیا گیا ہے۔

تاریخ کے اختتام پر سلیمان اریب کا تیار کردہ اشاریہ بھی شامل ہے۔

سکسینہ، رام بابو

مرزا محمد عسکری (مترجم)

تاریخِ ادبِ اردو

مترجم: مرزا محمد عسکری

(لکھنؤ: منشی نول کشور، 1929ء) 894ص

رام بابو سکسینہ نے 1927ء میں اردو ادب کی ایک جامع تاریخ انگریزی زبان میں تصنیف کی۔ جسے باقاعدہ معنوں میں اردو ادب کی پہلی جامع تاریخ کہنا روا ہے۔ دو برس بعد 1929ء میں مرزا محمد عسکری کے قلم سے اس تاریخ کا اردو ترجمہ تاریخ ادبِ اردو کے نام سے شائع ہوا۔ یوں تو یہ اردو ترجمہ، محض ترجمہ ہی رہتا لیکن مترجم نے متعدد اوامر میں اختصاص پیدا کرتے ہوئے ترجمے کو ایک طرح سے الگ کتاب کا درجہ دے دیا۔ نیز ترجمے کی ضخامت اصل کتاب کی ضخامت کے دوگنا صفحات سے بھی بڑھ گئی۔ اصل انگریزی تاریخ میں نمونۂ کلام درج نہیں کیا گیا تھا۔ اردو ترجمے میں یہ کمی شافی انداز میں پوری کر دی گئی۔

مترجم نے اصل تاریخ کے خاکے اور ابواب بندی کو نہیں چھیڑا گیا۔ پہلے حصہ نظم ہے۔ اس کے چودہ ابواب ہیں۔ حصہ نثر کو الگ سے شامل کیا گیا ہے، جس میں چار ابواب ہیں۔ حصہ نظم کے پہلے تین ابواب میں بالترتیب اردو زبان کی اصل، اردو ادب کی ترقی کے مختلف ادوار اور اردو شاعری کی خصوصیات سے بحث کی گئی ہے۔ چوتھے باب میں شعرائے دکن سے بحث کی گئی ہے۔ پانچویں، چھٹے اور ساتویں باب میں دہلی کی شعری روایت کے مختلف ادوار زیرِ بحث آئے ہیں۔ آٹھویں، نویں اور دسویں باب میں لکھنؤ کی شعری روایت زیرِ بحث آئی ہے۔ مؤخر الذکر باب میں اردو مرثیے کی روایت کا جائزہ آگیا ہے۔ گیارھویں باب میں نظیر اکبر آبادی اور شاہ نصیر کا تذکرہ ہے۔ بارھویں باب میں غالب اور ان کے معاصر شعرا کا تذکرہ آگیا ہے۔ تیرھواں باب امیر و داغ کے زمانے کو محیط ہے۔ حصہ نظم کے آخری باب میں آزاد، حالی اور اکبر کے دور کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔

حصہ نثر، حصہ نظم سے جدا ہے۔ نیز اس میں حصہ نظم کے مقابلے میں خاصا اختصار پایا جاتا ہے۔ اس حصے میں چار ابواب ہیں۔ پہلے باب میں اردو نثر کی ابتدا سے لے کر انیسویں صدی کی ابتدا تک کی نثر کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اگلے باب میں اردو نثر کی روایت کے وسطی دور کو زیرِ بحث لایا گیا ہے اور بیسویں صدی کے آغاز تک کے نثر نگاروں کو اس جائزے میں شامل کیا گیا ہے۔ سترھواں باب اردو ناول اور اٹھارھواں باب اردو ڈرامے کی روایت اور تاریخ کے جائزے پر مشتمل ہے۔

ہر دو حصوں کے اختتام پر انیسواں باب بھی قائم کیا گیا ہے۔ اس باب میں زبانِ اردو کی خصوصیات / خوبیوں کے حوالے سے متفرق اہل الرّائے افراد کی آرا نقل کی گئی ہیں۔

اختتام پر اشاریہ بھی شامل کیا گیا ہے۔ حصہ نظم کا اشاریہ الگ ہے اور حصہ نثر کا الگ۔ اشاریے کے بعد 36 صفحات کا ضمیمہ ایزاد کیا گیا ہے جس میں نوبت رائے نظر، چکبست، اقبال کے حالات بیان کیے گئے ہیں اور ان کے کلام پر مفصل رائے دی گئی ہے۔

سلیم اختر، ڈاکٹر

اردو ادب کی مختصر ترین تاریخ (آغاز سے 2010ء تک)

(لاہور: سنگِ میل پبلیکیشنز، 2020ء) ۲۰۷ص

ڈاکٹر سلیم اختر کی یہ تاریخ اردو ادب کی معروف ترین تواریخ میں شمار ہوتی ہے۔ یہ پہلی مرتبہ 1970ء میں شائع ہوئی اور 2025ء تک اس کے پینتیس سے زائد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ فاضل مصنف اپنی وفات تک برابر اس میں اضافے کرتے رہے اور نظرِ ثانی کے عمل سے گزارتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ پہلے ایڈیشن کی ضخامت کے مقابلے میں موجود ایڈیشن کی ضخامت تقریباً پانچ گنا بڑھ چکی ہے۔ اصل میں یہ تاریخ اپنی ابتدائی صورت میں سید قاسم محمود، مدیر کتاب، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد کی تحریک اور فرمائش پر لکھی گئی تھی۔ فاضل مدیر نے مصنف کو بارہ اقساط میں اردو کی ادبی روایت کا جائزہ قلم بند کرنے کا کہا تھا۔ جس کے نتیجے میں اس تاریخ کا ابتدائی خاکہ وجود میں آیا۔ کتابی صورت میں بھی اس تاریخ کے اولین پندرہ بیس ایڈیشن ادبی جائزے ہی کے ذیلی عنوان کے ساتھ شائع ہوتے رہے ہیں۔ اپنی وفات سے چند برس قبل ۲۰۱۰ء میں آخری مرتبہ مصنف نے اس پر نظر ثانی کی۔ اس کے بعد جو ایڈیشن سامنے آئے ہیں، ان کی روشنی میں اس تاریخ کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

مقدمے میں ادبی تاریخ نویسی سے متعلق اہم مباحث کے بیان کے بعد اس تاریخ کو 29 حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان حصص کو ابواب کا نام تو نہیں دیا گیا البتہ ہر حصے کا ایک عنوان ضرور قائم کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں ادبی موضوعات، ادبی روایات اور تخلیقی تجربے پر تاریخی تبدیلیوں، جغرافیے، موسموں، امرا کی سرپرستی، فطرت اور سیاسی و معاشی حالات کے اثرات؛ جیسے موضوعات سے اعتنا کیا گیا ہے۔ دوسرے اور تیسرے ابواب میں اردو زبان کے آغاز، ابتدائی زمانے، اردو زبان کے مختلف ناموں کے حوالے سے اظہارِ خیال کیا گیا ہے۔ اگلے دو ابواب بھی دیگر لسانی امور (اصلاحِ زبان، اسلوب، قومی و بین الاقوامی لسانی تناظر) سے متعلق ہیں۔ چھٹا باب اصنافِ ادب کا تعارف پیش کرتا ہے نیز اسی باب میں ادبی کی تخلیق کے پس منظر میں کارفرماریوں پر بھی بات کی گئی ہے۔ ساتویں باب سے اردو ادب کی تاریخ کا آغاز ہوتا ہے۔ اس باب میں اٹھارھویں صدی کے وسط تک کی جنوبی ہند کی ادبی روایت کا جائزہ شامل کیا گیا ہے۔ آٹھواں باب سترھویں اور اٹھارھویں صدی کی دہلی کی شعری روایت سے اعتنا کرتا ہے۔ نواں باب لکھنؤ کی شعری روایت کے مطالعے پر مشتمل ہے۔ دسواں باب انیسویں صدی کی دہلی کی شعری روایت کا احاطہ کرتا ہے۔ اگلے تین ابواب اردو نثر کی ابتدائی روایت کو محیط ہیں۔ چودھواں باب سرسید اور ان کے زمانے کے تذکرے کے لیے وقف ہے۔ پندرھویں باب میں پنجاب اور اردو زبان اور ادب کے تعلق پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ سولھواں باب مرثیے جبکہ سترھواں باب ڈراما کی مکمل روایت کے جائزے پر مشتمل ہے۔ اٹھارھواں باب انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے اوائل کے متفرق ادبی موضوعات کا احاطہ کرتا ہے۔ انیسواں باب مطالعۂ اقبال کے لیے مختص ہے۔ بیسویں باب میں ترقی پسند ادب کی

تحریک اور اکیسویں باب میں اردو صحافت اور ادبی جرائد کی روایت سے اعتنا کیا گیا ہے۔ اگلے چار ابواب 1947ء کے بعد کے پاکستانی ادب کی متفرق جہات کے جائزے کو محیط ہیں۔ چھبیسویں باب میں خواتین تخلیق کاروں اور نسائی تحریک کا تذکرہ ہے۔ ستائیسواں باب ادب میں جدید مباحث کا احاطہ کرتا ہے۔ اٹھائیسویں باب میں اردو میں طنز و ظرافت کی مکمل روایت کا احاطہ کیا گیا ہے۔ آخری باب بیسویں صدی کی آخری دو دہائیوں کے ادبی جائزے کو محیط ہے۔

اختتام پر کتابیات کا اہتمام بھی موجود ہے۔

سندیلوی، ڈاکٹر شجاعت علی

تعارفِ تاریخِ اردو

(لکھنؤ: ادارۂ فروغِ اردو، 1963ء) 345ص

اس مختصر تاریخِ ادب کو فاضل مصنف نے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ہر سہ حصص میں مزید ذیلی ابواب/حصے قائم ہیں۔ پہلا قدرے مختصر حصہ اردو زبان کے ارتقا اور ابتدائی دور سے بحث کرتا ہے۔ دوسرا حصہ، جو قریب 200 صفحات پر مشتمل ہے، اردو شاعری کی روایت سے اعتنا کرتا ہے۔ پہلے اصنافِ شعر اور شاعری کی عمومی تاریخ بیان کر کے مشہور شعرا کا تذکرہ جمع کیا گیا ہے۔ تیسرے اور آخری حصے میں اردو نثر کی روایت کا جائزہ ملتا ہے۔ اس حصے کو بھی سابقہ حصے کے تتبع میں ترتیب دیا گیا ہے البتہ اس حصے کے اختتام پر فروغ و ترویجِ اردو کے چند نمایاں اداروں کا ذکر بھی شامل کر دیا گیا ہے۔

فہرست مآخذ یا اشاریے کا اہتمام موجود نہیں ہے۔

شرافت حسین

جائزہ تاریخِ اردو

(علی گڑھ: سرسید بک ڈپو، 1960ء)230ص

چھوٹی تقطیع پر شائع شدہ یہ مختصر تاریخ ادب اردو ادب کی ابتدا سے بیسویں صدی کے نصف تک کے زمانے سے اعتنا کرتی ہے۔ فاضل مؤلف نے اس کتاب کو 16 حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ نیز نظم اور نثر کی روایت کو باہم متوازی ہی زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ پہلے حصے میں اردو زبان سے متعلق مباحث کا احاطہ کیا گیا ہے۔ دوسرے حصے میں جنوبی ہند کی ادبی روایات سے اعتنا کیا گیا ہے۔ تیسرے حصے میں شمالی ہند میں اردو نثر کے ارتقا پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ چوتھا حصہ شمالی ہند میں شعری روایت کے مطالعے پر مبنی ہے۔ پانچویں حصہ نظیر اکبر آبادی کے لیے مختص ہے۔ چھٹا حصہ مشترکہ طور پر انیسویں صدی میں دہلی اور لکھنؤ کی شعری روایت کا مطالعہ کرتا ہے۔ ساتویں حصے میں رام پور اور

حیدر آباد کے شعرا کا ذکر کیا گیا ہے۔ آٹھواں حصہ علی گڑھ تحریک سے متعلق ہے۔ نویں حصے میں جدید اردو نظم کی روایت سے اعتنا کیا گیا ہے۔ دسواں حصہ ترقی پسند تحریک کے جائزے پر مبنی ہے۔ گیارھواں باب بیسویں صدی کے اوائل کی اردو غزل کا احاطہ کرتا ہے۔ بارھویں حصے میں ناول، افسانہ اور ڈراما نویسوں کا تذکرہ ہے۔ تیرھواں حصہ تحقیق و تنقید، چودھواں طنز و مزاح اور پندرھواں حصہ مکتوب نگاری کی روایت سے متعلق ہے۔ آخری حصے میں ان اداروں کا تعارف ہے جو فروغ و ترویجِ اردو میں معاون رہے ہیں۔

اختتام پر ایک صفحے پر مشتمل انتہائی مختصر سی فہرستِ مآخذ بھی شامل کی گئی ہے۔

صدیقی، ابواللیث

تاریخِ زبان وادبِ اردو

(کراچی: راہبر پبلشرز، 1998ء)1268ص

ابواللیث صدیقی کی یہ تاریخ ان کی وفات کے چار برس بعد منظرِ عام پر آئی۔ شاید اس کی ترسیل بھی مناسب انداز میں نہیں ہو سکی اس باعث اس کا تذکرہ سننے کو بھی کم ملتا ہے۔ اس ضخیم یک جلدی تاریخ ادبِ اردو کو مصنف نے شاید ناشر کی فرمائش پر ترتیب دیا ہو گا۔ کیونکہ بیشتر مقامات پر احساس ہوتا ہے کہ فاضل مصنف اس منصوبے پر زیادہ توجہ صرف کرتے اور ناشر کو محض کتاب شائع نہ کرنا ہوتی تو تاریخ کی بہتر شکل سامنے آتی۔ ایک مثال سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ فہرست میں شامل کئی ایک ابواب کے عناوین اور متنِ کتاب میں شامل ابواب کے عناوین کی عبارت ہی میں تفاوت ہے۔ ابواب کے نمبر شمار کا سلسلہ بھی کئی جگہ ایسا ہی ہے۔ اس امر کا امکان موجود ہے کہ مصنف تاریخ کے مختلف حصے تحریر کر کے ناشر کے حوالے کرتے جاتے ہوں گے لیکن انھیں ان کی حتمی ترتیب و تہذیب اور کاٹ چھانٹ کا موقع نہیں مل سکا اور ناشر نے اسی مسوّدے کو کتابی شکل میں شائع کر دیا ہو گا۔

بہر کیف، یہ تاریخ 59 ابواب پر منقسم ہے۔ ابتدا کے بیشتر ابواب اردو زبان کے ارتقائی مراحل سے بھی بحث کرتے ہیں۔ علمِ عروض، قواعد، رسم الخط کے مباحث بھی یہیں بیان ہوئے ہیں۔ چودھویں باب سے اردو ادب کی روایت کا ذکر شروع ہوتا ہے۔ مختلف ابواب میں مباحث کی تقسیم اور ان کے لیے مختص صفحات کی تعداد میں خاصی شتر گربگی نظر آتی ہے۔ چودھویں اور پندرھویں باب میں دکن میں اردو ادب کی روایت اور ولی تک کے زمانے کو سمیٹا گیا ہے۔ اس کے بعد کے ابواب میں اٹھارھویں صدی میں دہلی کی شعری روایت کا تذکرہ ہے۔ یہ سلسلہ بیسویں باب تک چلتا ہے۔ اکیسویں باب سے لکھنؤ میں شعری روایت کا بیان شروع ہوتا ہے۔ تین ابواب اس روایت پر صرف ہوئے ہیں۔ چوبیسواں باب انیسویں صدی کے وسط کی دہلوی شعری روایت سے اعتنا کرتا ہے۔ اگلا باب مرثیے کی روایت پر مشتمل ہے۔ اگلے دو ابواب دوبارہ انیسویں صدی کے وسط کی دہلوی روایت کے بیان پر مشتمل ہیں۔ اٹھائیسواں باب سر سید احمد خان کی مساعی کے

تذکرے سے عبارت ہے۔اکبر کا ذکر بھی یہیں آگیا ہے۔اگلے دو ابواب بھی علی گڑھ کی روایت اور اس کی توسیع سے متعلق ہیں۔بتیسواں اور تینتیسواں باب دہلی اور لکھنؤ میں قدیم رنگ کی شاعری کے آخری ادوار سے متعلق ہیں۔

اردو غزل کی نشاۃ ثانیہ کو پینتیسویں باب میں زیرِ بحث لایا گیا ہے۔اگلے باب میں آزادیِ ہند کی تحریک اور اردو شعر ادب پر اس کے اثرات کا تذکرہ ہے۔اقبال کا ذکر بھی یہیں آگیا ہے۔ سینتیسواں باب اردو نظم میں ہیئت کے تجربوں کو بیان کرتا ہے۔اگلا باب آزادیِ ہند اور دو مملکتوں کے وجود میں آنے اور شعر و ادب کی نئی جہات کے پیدا ہونے سے متعلق ہے۔بعد کے متعدد ابواب پاکستانی ادب کی مختلف جہات سے اعتنا کرتے ہیں۔اڑتالیسواں باب عوامی شاعری،لوک گیتوں سے متعلق ہے۔

باب 49 سے اردو نثر نگاری کی روایت کا بیان شروع ہوتا ہے۔یہ سلسلہ آخری باب تک چلتا ہے۔ان ابواب میں اردو نثر کی ابتدا، اٹھارھویں،انیسویں اور بیسویں صدی میں اس کا سفر، تبدیلیاں، نئی اصنافِ نثر کا ظہور اور توسیع،ادبی و غیر ادبی نثر کی روایتیں؛سب کو شامل کر لیا گیا ہے۔

اختتام پر کسی قسم کی فہرستِ ماٰخذ نہیں ملتی۔نہ ہی اشاریہ ایزاد کیا گیا ہے۔

صدیقی،ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن

اردو ادب کی تاریخ

(دہلی: تخلیق کار پبلشرز،2014ء)192ص

اردو ادب کی مختصر تاریخوں کی ذیل میں رکھے جانے والی یہ تاریخ محض دو سو صفحات پر مشتمل ہے۔یہ تاریخ طلبا کے لیے نصابی انداز پر تیار کی گئی ہے۔مطالب کا خاکہ اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ ادبی تاریخ کے اہم پڑاؤ بھی سامنے آجائیں اور اصنافِ ادب کا تعارف بھی ہو جائے۔تاریخ کو آٹھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔پہلے باب میں اردو زبان کی ابتدا کے حوالے سے معلومات فراہم کی گئی ہیں۔دوسرے باب میں دکن میں جبکہ تیسرے باب میں شمالی ہند میں (دہلی و لکھنؤ کے دبستانِ شعر، فورٹ ولیم کالج، دلی کالج، دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ) اردو کی ادبی روایت سے اعتنا کیا گیا ہے۔چوتھے باب میں اردو کے سماجی و ثقافتی اداروں سے بحث کی گئی ہے۔پانچواں باب اہم ادبی تحاریک اور رجحانات کے جائزے پر مبنی ہے۔چھٹے باب میں اردو کی شعری اصناف جبکہ ساتویں باب میں اردو کی نثری اصناف کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔آخری باب میں اردو زبان و ادب اور جدید مسائل و مباحث (صحافت، ترجمہ، ماس میڈیا، الیکٹرانک میڈیا وغیرہ) کا احاطہ کیا گیا ہے۔

صغیر احمد جان

تنویرِ ادب یعنی تاریخِ زبان وادبِ اردو

(الٰہ آباد: نیشنل پریس،1955ء)318ص

مختصر تواریخِ ادب میں زمانی اعتبار سے خاصا تقدم رکھنے والی یہ تاریخ پہلی مرتبہ نیشنل پریس، الٰہ آباد سے 1937ء میں شائع ہوئی تھی۔ بعدازاں اس کی دوسری اور تیسری طباعت بھی یہیں سے عمل میں آئی۔ 1955ء کے تیسرے ایڈیشن میں کتاب کے اختتام پر جدید شعرا کے احوال پر مبنی مختصر سا ضمیمہ بھی شامل کر دیا گیا۔ 1987ء میں نفیس اکیڈمی، کراچی کی جانب سے محض **تاریخِ زبان وادبِ اردو** کے عنوان سے اس کی پہلی اشاعت کی عکسی طباعت سامنے آئی۔ جس کے آغاز میں ریاض صدیقی کا طویل ابتدائیہ بھی شامل کر دیا۔ یہاں حوالے اور تعارف کے لیے تیسرا ایڈیشن ہی منتخب کیا گیا ہے۔

زیرِ نظر تاریخ میں نظم اور نثر کی تاریخ کا الگ الگ جائزہ قلم بند کیا گیا ہے۔ ہر دو حصوں میں ابواب کی مجموعی تعداد 17 ہے۔ گیارہ ابواب اردو شاعری کی تاریخ جبکہ بقیہ ابواب اردو نثر کے جائزے کو محیط ہیں۔ پہلے باب میں اردو زبان کے ارتقائی مراحل کی جانب اشارہ کیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں جنوبی ہندوستان مین اردو کی شعری روایت کا مجموعی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ تیسرا باب شمالی ہندوستان میں اردو شاعری کی ابتدائی روایت سے اعتنا کرتا ہے۔ چوتھا باب میر وسودا کے دور سے متعلق ہے۔ پانچویں باب میں جرات، انشا، مصحفی، نظیر کا ذکر ہے۔ چھٹے اور ساتویں باب میں لکھنؤ کی شعری روایت کا جائزہ ملتا ہے۔ اردو مرثیے کی روایت کا جائزہ بھی اسی باب کا حصہ ہے۔ آٹھویں باب میں انیسویں صدی کے اوائل اور وسط میں دہلی کی شعری روایت کا تذکرہ ہے۔ نواں باب انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے اوائل کے غزل گو شعرا کے مطالعے پر مبنی ہے۔ دسویں باب میں جدید نظم گو شعرا کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ گیارھویں باب میں بیسویں صدی کے وسط کے شعرا زیرِ بحث آئے ہیں۔ بارھویں باب سے اردو نثر کی روایت کا جائزہ شروع ہوتا ہے۔ یہ باب 1790ء تک کی مذہبی نثر سے اعتنا کرتا ہے۔ اگلے باب میں فورٹ ولیم کالج کے نثر نگاروں کی خدمات سے اعتنا کیا گیا ہے۔ چودھواں باب مسجع ومقفیٰ نثر کی روایت کا مطالعہ پیش کرتا ہے۔ اگلے دو ابواب میں 1850ء سے 1936ء تک کی اردو نثر کی روایت زیرِ بحث آئی ہے۔ سترھویں باب میں معاصر عہد میں مختلف اصناف میں لکھنے والے نثر نگاروں کے فن کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اختتام پر گیارھویں باب کا ضمیمہ دیا گیا ہے۔ اس ضمیمے میں معاصر عہد کے چند ایک مزید شعرا (سیماب، افسر، حفیظ، اختر، احسان، فیض، راشد) کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔

نسیم قریشی

اردو ادب کی تاریخ (جے پور: مسکین بک ڈپو، 1999ء)288ص

نسیم قریشی کی مؤلفہ یہ مختصر تاریخ ادب پہلی مرتبہ 1955ء میں آزاد کتاب گھر، دہلی سے شائع ہوئی۔ 1960ء میں اس کا جدید ایڈیشن ادارہ فروغ اردو، لکھنؤ سے 1960ء میں شائع ہوا۔ زیرِ نظر ایڈیشن دوسرے ایڈیشن کو ہی بنیاد بنا کر 1999ء میں جے پور سے شائع ہوا ہے۔ آغاز میں درج ہے کہ اس ایڈیشن میں اضافے بھی کیے گئے ہیں لیکن یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ اضافے کس نے کیے ہیں۔

زیرِ نظر تاریخ کو اٹھارہ نمایاں حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ابواب کی تقسیم نہیں ملتی۔ پہلے حصے میں اردو زبان کے آغاز اور جنوبی ہند میں ادبی روایت کے ارتقا کا بیان موجود ہے۔ دوسرے حصے میں اٹھارھویں صدی کے نصف اول میں شمالی ہند میں اردو ادب کے ارتقا کو دکھایا گیا ہے۔ اگلے چار حصص کو میر وسودا، انشاو مصحفی، ناسخ و آتش اور غالب وذوق کے عنوانات سے معنون کیا گیا ہے۔ ساتویں، آٹھویں اور نویں حصے 1857ء تک کی اردو نثر کے جائزے کو محیط ہیں۔ دسویں حصے میں 1857ء کے بعد کی ادبی روایت کا سرنامہ بیان کیا گیا ہے۔ گیارھویں حصے میں سر سید احمد خان اور ان کے رفقا کی خدمات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اگلے تین حصوں میں بالترتیب جدید اردو نظم، ترقی پسند شعرا اور جدید اردو غزل کا جائزہ لیا گیا ہے۔ آخری چار حصوں میں تحقیق و تنقید؛ مضمون نگاری، انشائی ادب، صحافت؛ ناول وافسانہ اور طنز و مزاح کی روایت کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اختتام پر اردو زبان کے مستقبل کے حوالے سے اظہارِ خیال بھی کیا گیا ہے۔

اشاریے اور کتابیات کا اہتمام نہیں کیا گیا۔

نقوی، نورالحسن

تاریخِ ادبِ اردو

(علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاؤس، 1997ء)470ص

مختصر تواریخِ ادب کی ذیل میں رکھے جانے والی یہ کتاب پہلی مرتبہ 1997ء میں شائع ہوئی۔ بعد میں بھی اس کی متعدد طباعتیں عمل میں آتی رہی ہیں۔ بنیادی طور پر یہ تاریخ، طلبا کے استفادے کی خاطر مرتب کی گئی ہے۔ مطالبِ کتاب کو دو نمایاں حصص، حصہ نظم اور حصہ نثر میں تقسیم کیا گیا ہے۔ حصہ نظم میں پہلے اصنافِ شاعری کا تعارف کروایا گیا ہے۔ اس کے بعد دوسرے باب میں اردو شاعری کے پانچ دبستان متعارف کروائے گئے ہیں۔ تیسرے باب سے دکن، چوتھے باب میں شمالی ہند، پانچویں باب میں بہار میں اردو شاعری کی روایت کا جائزہ لیا گیا ہے۔ چھٹا باب میر وسودا کے دور کے جائزے کو محیط ہے۔ ساتویں باب میں لکھنوی شاعری کے پہلے دور کا جائزہ ترتیب دیا گیا ہے۔ آٹھواں باب نظیر اکبر آبادی کے لیے مختص ہے۔ نویں باب میں انیسویں صدی کے وسط تک کی دہلوی شعری روایت کا احاطہ کیا گیا ہے۔ دسواں باب لکھنوی شاعری کے دورِ عروج کے جائزے کو محیط ہے۔ گیارھواں باب انیسویں صدی میں اردو مرثیے کی روایت کا جائزہ پیش کرتا ہے۔ اگلے باب میں رام پور کے ادبی مرکز کے نمایاں تخلیق کاروں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ تیرھویں باب سے اردو شاعری میں جدید رجحانات

کا ذکر شروع ہوتا ہے۔ اگلے دو ابواب، غزل اور نظم کی تخصیص کے ساتھ اسی موضوع کا تسلسل ہیں۔ سولھواں باب ترقی پسند شاعری، سترھواں نئی شاعری، اٹھارھواں گیت نگاری جبکہ آخری باب طنز و مزاح کی روایت کے جائزے پر مشتمل ہے۔

حصہ نثر تیرہ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں اردو نثر کی ابتدائی روایت کا مختصر سا جائزہ لیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں فورٹ ولیم کالج کے مصنفین کا تذکرہ ہے۔ تیسرا باب انیسویں صدی میں اردو نثر کے سفر کو بیان کرتا ہے۔ چوتھا باب سرسید احمد خان اور ان کے معاصرین کی نثر کا جائزہ لیتا ہے۔ پانچویں باب میں اردو ناول، چھٹے باب میں افسانہ، ساتویں باب میں ڈراما، آٹھویں باب میں خاکہ، جبکہ نویں باب میں صنف انشائیہ کے ارتقا اور اہم تخلیق کاروں سے بحث کی گئی ہے۔ دسواں باب اردو صحافت، رپورتاژ نگاری اور مقالہ نگاری کی روایت کا احاطہ کرتا ہے۔ گیارھواں باب اردو نثر میں طنز و مزاح کی روایت کے جائزے پر مشتمل ہے۔ آخری دو ابواب بالترتیب اردو میں تحقیق اور تنقید کی روایت کا انتہائی اختصار کے ساتھ احاطہ کرتے ہیں۔

اختتام پر فہرستِ مآخذ یا اشاریے کا شمول نہیں ملتا۔

نورانی، سیّد امیر حسن

جدید تاریخ ادبِ اردو

(دہلی: ادارہ اشاعتِ ترقیِ اردو، 1973ء)302ص

زیرِ نظر کتاب دو حصوں میں منقسم ہے۔ حصہ اوّل اردو زبان کے آغاز اور شاعری کی روایت سے متعلق ہے اور پندرہ ابواب پر مشتمل ہے۔ دوسرا حصہ نثر کی روایت سے اعتنا کرتا ہے۔ اسے دس ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ تاریخ ادبِ اردو کے آغاز سے 1970ء تک کی دہائی کی ادبی روایت کا جائزہ لیتی ہے۔ حصہ اوّل کے پہلے دو ابواب، اردو سے قبل ہندوستانی زبانوں، اردو زبان کے آغاز وارتقا اور اردو کی ابتدا سے متعلق ممتاز مؤرخین کے نظریات سے متعلق ہیں۔ تیسرا باب اردو شاعری اور اس کی اصناف کے جائزے کو محیط ہے۔ چوتھے باب میں اردو شاعری کے آغاز کے زمانے کا جائزہ لیا گیا ہے اور یہ باب امیر خسرو، کبیر، تلسی داس کے زمانے سے بحث کرتا ہے۔ پانچواں باب دکن اور گجرات میں اردو ادب کے آغاز وارتقا سے متعلق ہے۔ چھٹے باب میں شمالی ہندوستان میں اردو شاعری کے باقاعدہ آغاز وارتقا کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔

ساتویں باب میں دہلی کی شعری روایت کا جائزہ لیتے ہوئے میر درد سے میر حسن تک کے زمانے کو موضوع بنایا گیا ہے۔ اگلا باب لکھنؤ اسکول کی شاعری سے متعلق ہے۔ نواں باب دورِ سوم کے شعرائے دہلی سے متعلق ہے۔ دسویں باب میں ناسخ، آتش اور نسیم کو شامل کیا گیا ہے۔ اسی باب میں لکھنؤ اسکول کی خصوصیات کے ساتھ ساتھ مرثیہ گوئی کی روایت کو بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ گیارھویں باب میں امیر

مینائی سے محسن کاکوروی تک کے شعرا کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ اگلا باب جدید اردو شاعری کا آغاز سے بحث کرتا ہے۔اس باب میں جدید اردو شاعری کا پس منظر بیان کرنے کے بعد محمد حسین آزاد سے علامہ اقبال تک شعرا کو شامل کیا گیا ہے۔ تیرھواں باب غزل کے جدید دور کا جائزہ لیتا ہے۔ چودھواں باب اردو شاعری کے دورِ جدید جبکہ آخری باب اردو شاعری میں ترقی پسند تحریک سے علاقہ رکھتا ہے۔

کتاب کا دوسرا حصہ اردو نثر کے حوالے سے ہے۔ اس حصے کا پہلا باب اردو نثر کے آغاز وارتقا کا احاطہ کرتا ہے۔ دوسرا باب فورٹ ولیم کالج کی اردو نثر سے متعلق ہے۔ تیسرا باب اسی عہد میں فورٹ ولیم کالج کے متوازی اردو نثر کی ترقی سے بحث کرتا ہے۔ چوتھا باب دبستانِ لکھنؤ میں اردو نثر جبکہ پانچواں باب دہلی میں اردو نثر سے متعلق تاریخ کو احاطۂ تحریر میں لاتا ہے۔ چھٹا باب اردو محققین، ناقدین، ماہرِ لسانیات اور صحافیوں سے بحث کرتا ہے۔ ساتویں باب میں طنز و مزاح اور آٹھویں باب میں مختصر افسانے کی روایت کا احاطہ کیا گیا ہے۔ آخری باب اردو داستان، قصوں اور ناول کے حوالے سے ہے، جس میں فسانہ آزاد سے راشد الخیری تک کے ناول نگاروں کو شامل کیا گیا ہے۔

صفی لکھنوی

ہفت خوان اردو (اردو ادب کی منظوم تاریخ)

(لکھنؤ: ادبی پریس، 1939ء) 10ص

صفی لکھنوی کی یہ دل چسپ تاریخ انتہائی مختصر ہے۔ مثنوی کی ہیئت میں لکھی گئی اس تاریخ کے سات حصے کیے گئے ہیں، جنھیں خوان کا نام دیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں اردو زبان کے آغاز وارتقا پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ دوسرے حصے میں جنوبی ہند کی ادبی ترقی کے احوال بیان کیا گیا ہے۔ تیسرے حصے میں اکبر و جہاں گیر جبکہ چوتھے حصے میں شاہ جہان کے زمانے کی ادبی ترقی کا بیان کیا گیا ہے۔ پانچویں حصے میں اٹھارھویں صدی کے اوائل، چھٹے حصے میں میر و سودا کے دور اور آخری حصے میں انیسویں صدی کی ادبی روایات کا بیان ہے۔ اختتام پر اردو زبان کی تعریف میں تین اشعار کا قطعہ مدحیہ بھی دیا گیا ہے۔ مندرجہ بالا حصص میں موضوع کی مناسبت سے کہیں کہیں دیگر معروف شعرا کے اشعار بھی درج کر دیے گئے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ کتابیات: تعریف، تصور، مرتب کرنے کے مختلف طریقوں سے متعلق مزید معلومات کے لیے راقم کا مضمون ملاحظہ فرمایئے:

ساجد صدیق نظامی، " مفصل وکثیر جلدی تواریخ ادب اردو: تشریحی کتابیات"،مشمولہ "اورینٹل کالج میگزین" ، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، جولائی تا ستمبر5۲۰۲ء، ص120۔91

نیز دیکھیے: اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، جلد17، پنجاب یونیورسٹی، لاہور1978ء، ص108تا112۔

۲۔ تفصیل کے لیے دیکھیے:

گوپی چند نارنگ، مظفر حنفی، وضاحتی کتابیات1976ء، جلد اول، ترقی اردو بیورو، دہلی، 1980ء

مظفر حنفی، وضاحتی کتابیات 1999ء، بائیسویں جلد، قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان، نئی دہلی، 2003ء

۳۔ اسی افادیت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے گوپی چند نارنگ اور گوہر نوشاہی لکھتے ہیں:

کتبِ حوالہ میں کتابیات کا خاص مقام ہے۔ کسی بھی علمی و تحقیقی کام کے لیے کتابیات کی حیثیت ریڑھ کی ہڈی کی سی ہے۔ کتابیات بھی کئی طرح کی اور کئی قسموں کی ہوتی ہے، مطبوعات کی کتابیات، مشاہیر کی کتابیات، عمومی کتابیات، علوم کی کتابیات وغیرہ۔ اتنی بات ہر شخص جانتا ہے کہ علوم کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے اور ان کی بیسیوں شاخیں اور سینکڑوں شقیں ہیں۔ چنانچہ ہر موضوع الگ کتابیات کا تقاضا کرتا ہے۔ صرف ادبیات ہی میں شخصیات، اصناف، ادوار، نظریات اور زبانوں کی الگ الگ کتابیات ہو سکتی ہیں۔

گوپی چند نارنگ، مظفر حنفی، وضاحتی کتابیات1976ء، جلد اول، ص25

کتابیات ــــــ کتاب شناسی کے موضوع پر ایک مستقل تدوینی عمل بھی ہے۔ اس اعتبار سے کتابیات سے مراد وہ فن ہے جس کے ذریعے تحریری یا مطبوعہ مواد کی وجاحتی فہرست تیار کی جاتی ہے۔ گزشتہ زمانے میں ایک محقق یا مصنف کو اپنے موضوع کے تمام شعبوں سے واقفیت رکھنا مشکل نہ تھا لیکن موجودہ زمانے میں علمی ماخذ کے پھیلاؤ اور امکانِ حصول نے اس امر کو ناممکن بنا دیا ہے۔ علم کے مختلف شعبوں میں معلومات اور ماخذ جس تیزی کے ساتھ بڑھ رہے ہیں، ان پر آسانی سے عبور حاصل کرنا آسان نہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ دیگر ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے اہلِ تحقیق کو تازہ ترین علوم سے باخبر رکھا جائے۔

گوہر نوشاہی، " اقتباسات وکتابیات"، مشمولہ تحقیق شناسی، مرتبہ: رفاقت علی شاہد، مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور، 2023ء، ص198

۴۔ ذیل میں چند ایک کتابیات کی جانب اشارہ کیا جا رہا ہے تاکہ اندازہ ہو سکے کہ مختلف اشخاص، موضوعات، اداروں، تحاریک وغیرہ سے متعلق کس نوعیت کی کتابیات ترتیب دی جا چکی ہیں۔ یہاں جن کتب کا حوالہ دیا جا رہا ہے، وہ اصل ذخیرۂ کتابیات میں سے محض دو چار فیصد کی اطلاع ہی فراہم کرتی ہیں۔ 1980ء کی دہائی میں جب ڈاکٹر وحید قریشی، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد کے صدر نشین مقرر ہوئے تو انھوں نے کتابیات سازی کی اہمیت کے پیشِ

نظر متعدد کتابیں اور کتابچے مرتب کروائے اور مقتدرہ قومی زبان سے شائع کروائے۔اس سلسلے میں شخصیات سے متعلق کتابیات کا ایک طویل سلسلہ بھی شامل تھا۔دیکھیے: فہرست مطبوعات ادارہ فروغ قومی زبان،ادارہ فروغِ قومی زبان،اسلام آباد،2022ء

ارتضیٰ کریم،توقیر احمد خان، ترقی پسند ادب؛وضاحتی کتابیات، زیرِ نگرانی: قمر رئیس، شعبۂ اردو دہلی یونیورسٹی، دہلی،1988ء

ابو سلمان شاہجہانپوری، پاکستان کے اردو اخبارات اور رسائل (کتابیات) جلد اول و دوم، نظرِ ثانی و اضافہ: عطش درانی ، مقتدرہ قومی زبان،اسلام آباد، 1985ء

ابو سلمان شاہجہانپوری، کتابیات: اردو املا اور دوسرے مسائل، مقتدرہ قومی زبان،اسلام آباد،1986ء

ابو سلمان شاہجہانپوری، کتابیاتِ لغاتِ اردو، مقتدرہ قومی زبان،اسلام آباد،1986ء

ابو سلمان شاہجہانپوری، کتابیاتِ قواعدِ اردو، مقتدرہ قومی زبان،اسلام آباد،1985ء

مرزا حامد بیگ، کتابیاتِ تراجم، جلد اول و دوم، نگران: ڈاکٹر سید عبداللہ، مقتدرہ قومی زبان،اسلام آباد،1987ء

محمد ابرار الباقی، تصانیفِ ڈاکٹر زور کی وضاحتی کتابیات،ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی،2011ء

محمد علی اثر، دکنی و دکنیات (وضاحتی کتابیات)، مقتدرہ قومی زبان،اسلام آباد،1985ء

ڈاکٹر احمد خان، قرآنِ کریم کے اردو تراجم (کتابیات) نظرِ ثانی: عبدالقدوس ہاشمی، مقتدرہ قومی زبان،اسلام آباد،1987ء

کتابیاتِ پاکستانی ادب 1991ء،اکادمی ادبیات پاکستان،اسلام آباد،1992ء

References:

1. Sajid Siddique Nizami, "An Annotated Bibliography of Multi-volume Histories of Urdu Literature" in *Oriental College Magazine*, Jul-Sep 2025, Oriental College, University of the Punajb, Lahore, pp. 91-120
Urdu Encyclopedia of Islam, Vol. 17, University of the Punjab, Lahore, 1978, pp 108-112
2. Gopi Chand Narang, Muzaffar Hanafi, *Wazahati Kitabiyat 1976*, Vol. I, Urdu Development Bureau, Delhi, 1980
Muzaffar Hanafi, *Wazahati Kitabiyat 1999*, Vol. XXII, NCPUL, New Delhi, 2003
3. Gopi Chand Narang, Muzaffar Hanafi, *Wazahati Kitabiyat 1976*, Vol. I, p 25
Gohar Naushahi, "Iqtibasat-o-Kitabiyat" in *Tahqeeq Shanasi*, (ed.) Rafaqat Ali Shahid, Maktaba Tameer-e-Insaniyat, Lahore, 2023, p 198
4. *Catalogue of the Publications of NLPD*, NLPD, Islamabad, 2022
Irtiza Kareem, Touqeer A. Khan, *Taraqqi Pasand Adab; Wazahti Kitabiyat*, Department of Urdu, Delhi University, Delhi, 1988

Abu-Salman Shahjahanpuri, *Pakistan K Urdu Akhbarat aur Rasail (Kitabiyat)*, Natioanl Language Authority, Islamabad, 1985
Abu-Salman Shahjahanpuri, *Kitabiyat; Urdu Imla aur Doosray Masail*, Natioanl Language Authority, Islamabad, 1986
Abu-Salman Shahjahanpuri, *Kitabiyat-e-Lughat-e-Urdu*, Natioanl Language Authority, Islamabad, 1986
Abu-Salman Shahjahanpuri, *Kitabiyat-e-Qawaid-e-Urdu*, Natioanl Language Authority, Islamabad, 1985
Mirza Hamid Baig, *Kitabiyat-e-Tarajim*, Vol. I & II, Natioanl Language Authority, Islamabad, 1987
M. Abrar Al-baqi, *Tasanif-e-Dr. Zor Ki Wazahati Kitabiyat*, Educational Publishing House, Delhi, 2011
M. Ali Asar, *Daccani o Daccaniyat (Wazahati Kitabiyat)*, Natioanl Language Authority, Islamabad, 1985
Ahmad Khan, Dr, *Quran-e-Karim K Urdu Tarajim (Kitabiyat)*, Natioanl Language Authority, Islamabad, 1987
Kitabiyat-e-Pakistani Adab 1991, Academy of Letters, Islamabad, 1991.